نماز کے لیے صف بندی کا وقت

شیخ الحدیث محمد الیاس اثری

نماز شعائر اسلام میں ہے۔ اذان واقامت دونوں اس کی طرف بلانے کے ذرائع ہیں دیکھیے آذان کا بھی ایک مقصد ہے اور اقامت کا بھی ایک مقصد ہے اذان کے ذریعے لوگوں کو پیغام دیا جاتا ہے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے مسجد میں آجاؤ اور اقامت کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ مسجد میں آچکے ہیں ذکر و وظیفہ میں مشغول ہیں یا نوافل میں معروف ہیں یا پھر وہ کسی دوسرے مقصد میں لگے ہوئے ہیں وہ تمام امور روک کر نماز کے لئے صف بندی کرلیں لہٰذا اقامت شروع ہونے کے بعد صف بندی کرنا ہوگی مگر آج ہمارا دھیان گھڑے کی طرف ہوتا ہے جونہی وقت ہوتا ہے لوگ فوراً کھڑے ہوجاتے ہیں کیا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اقدس میں گھڑیاں تھیں جن کو دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوجایا کرتے تھے۔ اس طرح جب خطیب صاحب خطبہ جمعہ سے فارغ ہوتے ہیں تو لوگ فوراً کھڑے ہوجاتے ہیں پھر خطیب صاحب نیچے اترتے ہیں صف بندی ہوتی ہے پھر اقامت کہی جاتی ہے یہ عمل مفہوم اقامت کے خلاف ہے کیونکہ اقامت کا معنی ہے کھڑا کرنا اور اگر نمازی حضرات اقامت سے قبل ہی کھڑے ہوجائیں تو پھر اقامت کہنا بے مقصد و بے محل قرار پائے گا لہٰذا قرآن وحدیث پر چلنے والی جماعت کا عمل بھی درست ہونا چاہیے۔

دلائل: جناب ابو ہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **اذا سمعتھم الاقامۃ فامشوا الی الصلوٰۃ وعلیکم السکینۃ والوقار ولا تسرعوا** (۱) صحیح بخاری کتاب الاذان باب ماادرکتم الصلوٰۃ ومافاتکم فاتموا ص۸۸ ج۱)

جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف چلو جلدی مت کرو سکون واطمینان اور وقار وعظمت کے ساتھ چلنا۔

تفہیم۔ حدیث کے الفاظ **اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوٰۃ** " پڑھیں اور غور فرمائیں کہ یہ حکم کن کو ہے؟ مسجد سے باہر والوں کو تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ ان کے لئے تو اذان کہنے کا حکم ہے معلوم ہوا کہ یہ حکم اہل مسجد کے لیے ہے کہ وہ اقامت کے سننے کے بعد صف بندی کے لئے اٹھیں یعنی جو

لوگ مسجد میں آ کر نوافل ادا کر کے بیٹھے ہیں' یا ذکر و وظیفہ میں مصروف ہیں یا لیٹے ہوئے ہیں۔ یا کسی ضروری اور اہم کام میں مشغول ہیں اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے صف بندی کی طرف متوجہ ہوں۔

یادرکھنا کہ ان الفاظ نے تو کسی کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا بلکہ سب کو ایک ہی حکم دیا گیا ہے کہ اقامت سن کر کھڑے ہو جاؤ! چاہے وہ امام ہو چاہے مقتدی اس وضاحت وصراحت کے بعد ہمیں اپنی پرانی چال ترک کر دینی چاہیے اور اصلاح کر لینی چاہیے۔

(۲) جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اقیمت الصلوۃ فاقبل علینا رسول اللہ بوجھہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظھری (۲) صحیح بخاری کتاب الاذان' باب اقبال الامام علی الناس عند تویۃ الصفوف ص ۱۰۰ ج ۱)

اقامت ہوگئی آنحضور نے ہماری طرف توجہ کی اور فرمایا کہ صفیں سیدھی کرو اور آپس میں مل جاؤ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

تفہیم اس حدیث کے الفاظ پر غور کریں کہ یہاں بھی صف بندی اقامت کے بعد ہی کا عمل ہے مگر ہمارا عمل اس کے خلاف ہے کیونکہ پہلے ہی اٹھ جاتے ہیں اور پہلے ہی صف بندی کر لیتے ہیں پھر اقامت کہی جاتی ہے۔

(۳) جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (وفات 89) سے مروی ہے کہ نماز کے لیے اقامت ہوگئی لوگوں نے صفیں سیدھی کر لیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مصلیٰ پر کھڑے ہوگئے مگر آپ جنبی تھے آپ نے فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو! آپ گھر گئے غسل فرمانے کے بعد مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا پھر آپ نے نماز کی امامت فرمائی (۳) صحیح بخاری' کتاب الاذان' باب اذا قال الامام مکانکم حتی یرجع انتظروہ ص ۸۹۔۱۲۰)

(۴) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عظیم کتاب ''صحیح بخاری'' میں ایک عنوان قائم کیا ہے **متی یقوم الناس اذا راوا الامام عندالاقامۃ**" کہ لوگ کب کھڑے ہوں جب وہ امام کو دیکھیں اقامت کے وقت جناب ابوقتادہ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی** (۴) صحیح بخاری' کتاب الاذان' باب حتی یقوم الناس اذا راوا الامام عندالاقامۃ ص ۸۸۔۱۷۰)

جب اقامت ہو جائے پھر مجھے دیکھو کہ میں نماز کے لئے آ رہا ہوں تو جب تک مجھے نہ دیکھو تم نے کھڑا نہیں

ہونا' حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے ذیل میں لکھا ہے کہ مصنف عبدالرزاق اور صحیح مسلم میں ہے فلا تقوموا حتی ترونی خرجت جب تک مجھے کمرے سے نکلتے ہوئے نہ دیکھو تم نے کھڑا نہیں ہونا گو اقامت ہو جائے۔ ابن حبان کے حوالہ سے لکھا ہے لا تقوموا حتی ترونی خرجت الیکم ان تمام الفاظ کا تقاضا ہے کہ اقامت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جائے نماز پر نہیں ہوتے تھے جبکہ اپنے کمرے میں ہی ہوتے تھے جب اقامت کہی جاتی تھی ابھی کمرے سے نکلتے بھی نہ تھے کہ صحابہ کرام کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا اور حکم دیا کہ جب میں تمہاری طرف یعنی مصلی کی طرف آؤں تو پھر تم نے نماز کے لئے کھڑا ہونا ہے خواہ اقامت ہو بھی جائے (۵) فتح الباری ص ۹۹' ۲۷۰) نکتہ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ ہمارے امام پہلے ہی سے مسجد میں موجود ہوتے ہیں اور انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں یہاں تو مسئلہ ہی بڑا آسان ہے موذن اقامت کہہ دے امام صاحب مصلی پر چلے جائیں نمازی حضرات اپنی اپنی جگہ اٹھ کر صفیں سیدھی کر لیں پھر امام صاحب تکبیر اولیٰ کہہ کر نماز کا آغاز کر دیں۔

اعتراض: گذشتہ بحث وگفتگو سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنے کمرہ میں ہوتے تھے تو اقامت ہو جاتی تھی اور صحیح مسلم کے حوالہ سے مروی ہے جناب جابر بن سمرہ فرماتے ہیں۔ ان بلالا کان لا یقیم حتی یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کمرے سے باہر آتے تو بلال اقامت کہا کرتے تھے ان دونوں روایات میں تو تعارض ہے۔

جواب جناب بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے کی طرف دیکھتے رہتے تھے جونہی ذرا سی حرکت محسوس کرتے تو فوراً اقامت کہہ دیتے ابھی عام صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھتے تھے پھر جب وہ بھی دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے پھر صفیں سیدھی کرنے کے بعد مصلی پر تشریف لاتے اور نماز شروع کرتے۔ (۶) فتح الباری شرح صحیح البخاری ص ۱۰۰ ۔ ج ۱

(۵) جناب امام بخاری نے ایک دوسرا عنوان الامام تعرض له الحاجة بعد الاقامة '' لکھا ہے اس عنوان کے ذیل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے اقیمت الصلوٰۃ والنبی یناجی رجلافی جانب المسجد فما قام الی الصلوٰۃ حتی نام القوم (۷) صحیح بخاری کتاب الاذان ص ۸۹ ۔ ج ا' فتح الباری ص ۱۰۳ ج ۲) نماز کی اقامت ہوگئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں ایک آدمی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے آپ اس وقت نماز کی طرف تشریف

لائے جب لوگ بیٹھے بیٹھے سونے لگے۔

تفھیم یہاں اقامت پہلے کہنے کا ذکر ہے اور نماز کی طرف آنا اس کے بعد کا عمل ہے تدبر وا

نکتہ حنفیہ کا نظریہ ہے کہ جب مؤذن اقامت کہتا ہوا' قد قامت الصلوٰۃ پر پہنچے تو امام صاحب کے لیے ضروری ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کہہ دیں۔ حضرت امام بخاری نے اس نظریہ کی تردید فرمائی ہے اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ تو یہ ہے کہ اقامت ہوگئی آپ نے مصلی کا رخ نہیں کیا اور نہ ہی قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ پر تکبیر تحریمہ کہی ہے بلکہ باتوں سے فارغ ہوکر نماز کا آغاز کر دیا۔ اور اس عنوان اور حدیث سے ان لوگوں کی بھی تردید مقصود ہے جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سعید بن میتب کے اقوال سے استدلال کرتے ہیں کہ جب اقامت کہنے والا کہے اللہ اکبر' تو لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے۔ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو صفیں سیدھی کی جائیں اور جب وہ قد قامت الصلوٰۃ کہے تو امام صاحب تکبیر تحریمہ کہہ دیں (۸) فتح الباری) اس حدیث نے مسئلہ کی وضاحت کر دی ہے کہ کسی خاص لفظ پر کھڑا ہونا منقول نہیں ہے۔

(٦) جناب سہل بن سعد کا بیان ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ چند ساتھیوں کو لیکر قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ جناب بلال رضی اللہ عنہ نے حسب معمول اذان کہی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف نہ لائے۔ جناب بلال رضی اللہ عنہ نے جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ **ھل لک ان تؤم الناس** "کیا آپ نماز کی امامت کرائیں گے۔ جناب صدیق نے فرمایا کہ اگر آپ کی خواہش ہے تو ٹھیک ہے۔ **فاقام الصلوٰۃ فتقدم ابو بکر** "جناب بلال نے اقامت کی تو جناب صدیق اکبر مصلے پر تشریف لے گئے (۹) صحیح بخاری کتاب الصلح ص ۳۷۰ ج ۱

تفھیم یہاں بھی جناب بلال رضی اللہ عنہ کی اقامت کہنے کے بعد ہی جناب صدیق رضی اللہ مصلے پر تشریف لائے۔ قانون عربی کے اعتبار سے فتقدم میں فاء تعقیب وترتیب کے لیے ہے جس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ اولاً اقامت کا عمل ہوا اور پھر اقامت کہنے پر وہ آگے مصلی پر تشریف لے گیے اور امامت کرائی

(۷) جناب عثمان رضی اللہ اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے۔

اذا قامت الصلوٰۃ فاعدلوا الصفوف وحاذوا بالمناکب (۱۰)موطاامام محمد ص ۸۸) کہ جب نماز کھڑی ہو جائے یعنی اقامت ہو جائے تو صفیں درست کرو اور کندے برابر کرو۔

تفہیم یہاں بھی فاعدلوا میں؛ فاء ہے جو ترتیب کا فائدہ دیتی ہے کہ پہلے اقامت ہو پھر صفیں بنائی جائیں۔

(۸) جناب ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاعدلوا صفوفکم واقیموھا (۱۱)مسند احمد ص ۳ ج ۳) جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو صفیں برابر کیا کرو اور ان کو سیدھا کرو۔

تفہیم غور فرمائیں کہ صفیں درست کرنے کا حکم نماز کھڑی ہونے پر ہے اور نماز اقامت سے کھڑی ہوتی ہے کیونکہ اقامت کا معنی ہی کھڑا کرنا ہے ودونہ خرط القتاد

خلاصہ یہ ہے کہ جونہی اقامت شروع ہو تو لوگوں کو بھی نماز کے لیے کھڑا ہونا چاہیے کسی خاص لفظ پر کھڑا ہونا ثابت و منقول نہیں ہے۔اب جو آدمی جوان ہوں گے تو وہ جلدی کھڑے ہو جائیں گے اور جو ذرا عمر رسیدہ ہوں گے وہ آرام سے کھڑے ہو جائیں۔پھر صفیں سیدھی کی جائیں۔پاؤں کا رخ قبلہ کی طرف کریں پھر امام صاحب تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کریں، اللہ پاک سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین۔

حافظ عبدالرزاق سعیدی کی بیوہ انتقال کر گئیں

جماعتی حلقوں میں یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ علماء اہل حدیث کے مربی و محسن حافظ عبدالرزاق سعیدی فاروق آبادی، رحمۃ اللہ علیہ کی بیوہ مختصر علالت کے بعد 31 مئی 2013ء بروز جمعہ کو صبح کے وقت انتقال فرما گئیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔مرحومہ نہایت متقی، پرہیزگار اور صالحہ خاتون تھیں حافظ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے تبلیغی مشن میں ہر عُسر یُسر میں حافظ صاحب کی معاون رہیں۔حافظ صاحب کا دستر خوان بھی بہت وسیع تھا جس میں مرحومہ کی محنت اور علماء کی خدمت کا جذبہ بھی شامل تھا الختصر کہ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں اللہ تعالیٰ انکی بشری لغزشوں سے درگزر کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے (آمین) جامعہ سلفیہ کی انتظامیہ اساتذہ وطلبہ نے پسماندگان خصوصا قاری زاہد محمود، حکیم راشد محمود، شاہد محمود سعیدی اور پروفیسر ناصر محمود سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کی بخشش فرمائے (آمین) (ادارہ)